اسلام کی رو سے بجٹ کا اقتصادی ومعاشی جائزہ :

موجودہ بجٹ کا اگر بغور جائزہ لیا جائے تو چند حقائق بالکل سامنے آجائیں گے وہ یہ کہ حالیہ بجٹ بھی سابقہ بجٹ کا ایک تسلسل ہے۔ جس میں عدل وانصاف کے اصولوں کو سراسر نظر انداز کیا گیا ہے، آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک اور واشنگٹن کے اتفاق رائے سے تشکیل شدہ یہ بجٹ سراسر ظلم اور جبر کا بجٹ ہے اور یہ سرمایہ درانہ نظام کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ بجٹ کسی طرح بھی اسلامی اصولوں کی پاسداری نہیں کرتا جہاں عدل وانصاف کو اپنا کر ریاست کا فرض قرار دیا جاتا ہے۔ کہ وہ فرد اور رعایا کے معاشی حالات کو برابر سامنے رکھیں آج اگر پاکستان کے اندر آئین کے موافق صحیح اسلامی حکومت قائم ہوتا تو ہمیں عالمی مالیاتی اداروں کے پابندیوں سے نجات ملتا جنہوں نے ملک کی معیشت کو تباہ کر ڈالا ہے۔ اور جو مسلسل ملک کو قرضوں کے بنیاد پر چلانا چاہتے ہیں اور یہ کہ پاکستان پر دباؤ ڈال رکھا ہے کہ قوم کو کچھ نہ دیں عام اور غریب شہری کے سامان معاش اور اس کے ضروریات کا انہیں احساس ہے نہ اہمیت۔ ان کے نزدیک اعداد وشمار کو اہمیت حاصل ہے، وہ کہتے ہیں کہ معاشی ترقی سے بجٹ کا خسارہ بڑھے گا جب کہ اسلام کہتا ہے کہ حکمران اس بات کا پابند ہے کہ وہ انسان کے فلاح کے لئے کام کرے گا اسلام نے اپنے عادلانہ نظام میں دو باتوں کی ضمانت دی ہے اولاً یہ کہ کوئی انسان کسی بھی حال میں بقدر ضرورت سامان معاش سے محروم نہ رہے ثانیاً یہ کہ ہر فرد کو حاجات سے زیادہ مال ومتاع کمانے کے مواقع حاصل ہوں۔ آج پاکستان کے بجٹ کے اندر ان دونوں باتوں کا وجود نہیں کیونکہ یہ سرمایہ درانہ نظام کے اصول پر مبنی پیش کیا گیا بجٹ ہے۔ ان غلط اصولوں کی بنیاد پر عوام حکمرانوں سے نفرت کرتے ہے۔ بجٹ میں معاشی ترقی کے لئے کچھ نہیں رکھا گیا اور نہ ہی عام فرد کے حالات اور سامان زندگی کی کوئی ضمانت دی گئی ہے آخر کب تک ہم ایک نظریاتی ملک کے عوام کو دھوکہ دیتے رہیں گے۔ آج ہر شخص فریاد کر رہا ہے کہ اے اللہ! ان ظالم حکمرانوں سے نجات دلا دے۔ حضور ﷺ نے فرمایا تمہارے بہترین حکام وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور جو تم سے محبت کرتے ہوں جن کے لئے تم دعا کرتے ہو اور تمہارے لئے بدترین حکمران وہ ہیں جن سے تم نفرت کرتے ہوں اور وہ تم سے نفرت کریں ان پر تم لعنت بھیجو اور وہ تم پر لعنت بھیجے۔ آج ہم نے پاکستان کے عوام کا پسندیدہ اسلامی اقتصادی ومعاشی نظام وطریقے ترک کر کے بیرونی آقاؤں کے اشاروں پر پالیسی تشکیل دے کر عوام کو پریشانی کا نظام دیا ہے اسی بناء پر عوام حکمرانوں سے نفرت کرتے اور ان پر لعنت بھیجتے ہیں۔ یہ بجٹ آئی، ایم ایف اور ورلڈ بنک کا فریم ورک ہے یہ واشنگٹن کے اتفاق رائے کا بجٹ ان کی رائے پر مرتب کیا گیا بجٹ قرضوں کی بنیاد پر ہے قرضوں کے بنیاد پر ملک کی ترقی قرار دے کر قوم کو ہم وہاں گروی کر چکے ہیں۔ اور یہ 1999ء اور 2000ء کے مشرف صاحب کا تسلسل ہے جو کہ عوام کش بجٹ ہے۔ بجٹ میں ڈویلپمنٹ بجٹ کم کر دی گئی ہے قوم اور ملک کی ترقی کا انحصار ترقیاتی بجٹ پر ہے جس کو بڑھانے کی ضرورت ہے، لیکن بجٹ کا ترقیاتی حصہ انتہائی کم ہے۔ اس طرح تعلیم اور صحت کے لئے بجٹ میں صرف ایک فی صد رکھا گیا ہے۔ اور دفاع کے لئے 22 فی صد رکھا گیا ہے جب کہ عوام کے تعلیم وصحت کی ضرورت کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ دفاع کے بجٹ کا فائدہ امریکی مقاصد کو ہے۔ حالیہ بجٹ میں معاشی ترقی سراسر نظر انداز کر دی گئی ہے۔ یہ عالمی مالیاتی اداروں کی خواہش تھی تا کہ بجٹ کا خسارہ

ماضی کے مقابلے میں کم نظر آئے لیکن عوام کا تعلق براہ راست معاشی ترقی سے ہے۔معاشی ترقی کو بجٹ میں نظر انداز کر کے غربت کو مسلسل بڑھانے دیا گیا ہے اور جنرل مشرف نے جب سے زمام اقتدار اپنے ہاتھ میں لیا ہے غربت کی شرح مسلسل بڑھ رہی ہے۔ 1980ء میں معاشی ترقی کیلئے رقوم 6فی صد اور آج 4.6فی صدر کھے گئے ہیں۔اور معاشی ترقی کے لئے میزانیہ مسلسل کم کیا جارہا ہے۔ موجودہ بجٹ کا بغور جائزہ لیں تو ایک اسلامی ملک کا یہ ناکام اقتصادی معاشی بجٹ ہے۔جس کے نتیجے میں ترقی کا عمل روکا گیا ہے اور ابتر معاشی صورتحال یہ ہے کہ غریب عوام مہنگائی کی چکی میں پیس رہے ہیں مہنگائی الاؤنس کلاس فور کیلئے 281 روپے اور گریڈ 22 کیلئے 2616 روپے اضافہ بتاتا ہے، کہ غریب غریب تر ہوگا۔اس طرح بجٹ کے موجودہ طریقوں سے ملک بھر میں غربت بڑھ رہی ہے۔ ملک کے اندر گزشتہ تین سالوں کے دوران 124 بار قیمتیں بڑھادی گئی ہیں۔آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک کے کہنے پر گیس ،بجلی ،اور تیل کی قیمتیں بڑھادی گئیں ہیں۔تاکہ عام لوگوں کی جیبوں کو باآسانی لوٹا جاسکے بجائے یہ کہ رعایہ کو کچھ دیں ہم ان کی مال و دولت کو ہضم کر ڈالیں،ارشاد باری تعالیٰ ہے ومن یغلل یات بما غل یوم القیامۃ ثم توفی کل نفس ما کسبت ترجمہ : اور جو کوئی مال میں خیانت کرے وہ اپنے خیانت کیے ہوئے مال سمیت قیامت کے دن حاضر ہوگا ،اور ہر ایک کو اس کی کمائی کا پورا بدلہ ملے گا۔آج ٹیکسوں کے عائد اصولوں اور تشکیل شدہ پالیسیوں کے تحت سراسر عوام سے خیانت کے طریقے اختیار کیے گئے ہیں۔جو درحقیقت اللہ تعالیٰ کی غضب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔یادرکھیں کہ قیامت کے روز بھی اس خیانت کی باز پرس ہوگی۔اسلامی معاشی نظام ان اصولوں کو رد کرتا ہے جو ہمیشہ عوام پر عائدات لاگو کرتے ہیں۔لہٰذا ان عائدات کو واپس کرنا ہوں گے عوام کو ریلیف دینا ہوگا بجلی کے بل کے ساتھ جملہ عائد شدہ واجبات ناجائز اقدام ہے دس پیسے فی یونٹ کم کرنے کی بجائے سو یونٹ تک کی بجلی مفت کردی جائے اور یہ شہریوں کا حق ہے۔اسلام کہتا ہے کہ ثلث الناس فیہ شرکاء الماء والنار والکلاء تین چیزیں ہیں کہ اس میں عام لوگ شریک ہیں پانی ،آگ اور چارہ۔بہت سے دیہاتوں میں اب بھی بجلی کی سہولت فراہم نہیں اور بڑے بڑے محلات کے اردگرد قمقمے روشن ہیں۔

گھر پیر کا ہے بجلی کے قمقموں سے روشن ۔۔۔۔ ہم کو تو میسر نہیں مٹی کا دیا بھی

غریب لوگوں کو کھانا مفت فراہم کیا جائے کیونکہ یہ حکمرانوں کی ذمہ داری ہے اور آئین میں بھی ہر شہری کو جینے کا حق دیا گیا ہے امیر المؤمنین حضرت عمرؓ کا فرمان ہے ''اگر ایک کتا بھی فرات کے کنارے بھوک سے مرجائے تو قیامت کے روز عمرؓ سے اس کا پوچھا جائے گا'' لہٰذا حکومت غریب کے لئے خورد و نوش کا انتظام کرادے اور بجٹ میں فوراً بیت المال کی طرف سے ہر فرد کے لئے آٹا سمیت غذائی اشیاء مفت فراہم کرنے کو ممکن بنایا جائے۔عوام کو صحت اور علاج معالجہ کی سہولتیں فراہم کرنا ممکن بنایا جائے۔غریب کے علاج کیلئے کوئی سہولت موجود نہیں اعلیٰ تعلیم پر موجود عائد فیسیں وغیرہ ختم کرا کر تعلیم کو فروغ دیں۔اعلیٰ تعلیم دلانا حکومت کا فرض ہے۔یونیورسٹیوں کی نجکاری ختم کر کے نیشنل ٹیکسٹائل یونیورسٹی فیصل آباد سمیت دیگر یونیورسٹیاں اور اعلیٰ تعلیمی ادارے واپس حکومت کی تحویل میں دیں،تا کہ ایک غریب لڑکا بھی اعلیٰ تعلیم کے حق کو حاصل کرسکیں ،اور وہ جس غریب اور پس ماندہ علاقہ سے تعلق رکھتا ہے اعلیٰ تعلیم اور بالخصوص

سائنس وٹیکنالوجی اور دیگر ضروری علوم کے حصول کے بعد اپنے پسماندہ علاقہ اور غریب رشتہ داروں اور قبیلے کی ترقی کے لئے کردار ادا کرنے کے قابل ہو سکے، اقتصادی اور معاشی طور سے موجودہ بجٹ میں رعایا اور عوام کو کوئی ضمانتیں فراہم نہیں کی گئیں جو کہ دستور کی رو سے ایک غیر اسلامی بجٹ ہے۔ضروری ہے کہ بجٹ کو پیش کرنے سے قبل اس کے ہر پہلو کا جائزہ لیا جائے اور اسلامی فلاحی مملکت کے بجٹ میں عوام کو ریلیف دینے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔۔

موجودہ سرمایادرانہ بجٹ ایک غیر اسلامی اور غیر آئینی بجٹ ہے:

اسلامی ریاست کے اہل حل وعقد کیلئے لازم ہے کہ وہ مال ودولت کو ملک کے افراد میں منصفانہ طور پر تقسیم کرنے کا بندوبست کریں۔ تا کہ کوئی شہری معاشی اور معاشرتی فوائد سے محروم نہ رہے اور ملک کی تمام دولت صرف چند لوگوں کے ہاتھوں میں جمع ہو کر نہ رہ جائے۔ بلکہ عام ضرورت مند لوگ بھی مستفید ہوں ارشاد باری تعالیٰ ہے **کی لایکون دولة بین الاغنیاء منکم** (الایہ) تا کہ دولت صرف تمہارے صاحب ثروت لوگوں میں ہی گردش نہ کرتی رہے ہمارے ہاں معیشت کے عدم استحکام کی درپیش صورتحال میں یہ کہ جہاں لوگ خودکشیاں کررہے ہیں اگر چہ یہ شرعا حرام ہیں لیکن یہاں سرمایہ داروں کو سب کچھ دیا جارہا ہے۔اور یہاں ان کے مفاد میں بجٹ میں اقدام کیا گیا ہے، آزاد تجارت اور آزاد معیشت بظاہر خوبصورت نظریہ کے طور پر پیش کیا جاتا ہےلیکن کیا اس کے ذریعے سرکاری معیشت کو کمزور کر کے چند افراد اور بیرونی کمپنیوں کو دولت کمانے اور بڑھانے کا موقع دیا گیا ہے۔ بیرونی تجارت کیلئے ملک کی منڈی کھول دی گئی ہے۔ نجکاری کر کے سرمایہ داروں کے دولت کو بڑھانے کا پروگرام شروع کیا گیا اونے پونے دام سب کچھ فروخت کیا جارہا ہے۔حبیب بینک کو حکومت نے انتہائی عجلت میں اور اونے پونے دام سے فروخت کیا۔ پہلے سرکاری مد سے 15/16 ارب کی مدد دی اور پھر قرضوں پر مزید مہلت دی گئی کہ ٹیکس وغیرہ بھی ادا نہ کرے اور 60 سے 70 ارب قیمت کی حبیب بینک کو 22 ارب روپے میں دیا گیا۔ پورا سودا صرف 10 منٹوں کے درمیان طے کیا گیا ہے، اور جس کو فروخت کیا گیا وہ سرمایہ دار عناصر (آغا خانی) ہیں۔ کیا ہم نے ملک کی اثاثوں کو سرمایہ داروں کا کھیل نہیں بنایا ہے اور مال ودولت کو سرمایہ داروں کی گردش میں دے کر ان کو بانٹا نہیں جارہا ہے، گھی اور اشیاء صرف پر تو ٹیکس لگا کر غریب کو خودکشی پر مجبور کیا جاتا ہے اور ان غریبوں کی اثاثوں کو سرمایہ داروں اور جاگیرداروں میں تقسیم کیا جارہا ہے۔ یہ سراسر ظالمانہ اقدام ہیں یہی وجہ ہے کہ ایسی قوتیں ملک میں اسلامی عادلانہ نظام میں رکاوٹ ڈال رہے ہیں۔ کیونکہ قرآن پاک دولت کو صرف جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کی گردش میں رکھنے کو حرام قرار دیتا ہے۔آئی ایم ایف، ورلڈ بینک اور امریکی مشیروں کے تشکیل کردہ مالیاتی پالیسی سے یہاں چند سرمایہ داروں اور بیرونی افراد، اداروں کو دولت جمع کرنے کے مواقع فراہم کئے گئے ہیں۔ سرمایہ داریت کو فروغ سے ظلم بڑھتا جائے گا، اگر یہ بجٹ متفقہ دستور کے مطابق پیش کی جائے تو دستور بتاتا ہے کہ آئین کے آرٹیکل نمبر 3 کے مطابق مملکت استحصال کی تمام اقسام کے خاتمہ کو ممکن بنائے گی۔لیکن آئین سے ماوراء مالیاتی نظام تشکیل دے کر بجٹ استحصال کا ذریعہ ہے۔عدل کی حکومت کا نصب العین رعایا اور عوام کی خدمت ہے، عدل کا قیام اور عوام کی خدمت حکومت کا نصب العین ہے۔

عادل حکمران خزانہ کو رفاہ عامہ پبلک خدمات اور ان کے خوشحالی کیلئے صرف کرے گا، جبکہ آج ہمارے اقدامات اور خزانے کے فوائد چند افراد کو حاصل ہیں، آج ہم جبر و ظلم کے طریقے اختیار کر کے چند افراد کے ذاتی فوائد و اغراض کیلئے پالیسی وضع کرتے ہیں۔ اس لئے ان کو رعایا کے راحت و آرام کا کوئی خیال نہیں۔ بلکہ رعایا غربت اور افلاس کا شکار رہتی ہے۔ کھانے اور اشیائے ضرورت کی عام اشیاء پر ٹیکسوں کو عائد کرنا اسلامی اصول کی خلاف ورزی ہے۔ یہاں ایک غریب بیوہ اور یتیم سے بھی ضروریات زندگی پر ٹیکس وصول کیا جا رہا ہے، اسلام اگر مملکتی نظام ہے تو ان یتیموں کے مال کھانے کے بارے میں قرآن کہتا ہے ان الذین یاکلون اموال الیتامیٰ ظلما انما یاکلون فی بطونھم نارا وسیصلون سعیراً (الآیۃ) ترجمہ: جو لوگ یتیموں کا مال ناجائز طور پر کھاتے ہیں، وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں، اور دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔ آئین کا آرٹیکل دوم کہتا ہے کہ اسلام پاکستان کا مملکتی مذہب ہوگا۔ اور شق الف کے تحت قرارداد مقاصد میں بیان کردہ اصول اور احکام دستور کا مستقل حصہ ہوگا۔ اور وہ بحسبہ مؤثر ہوں گے۔ کیا دستور آج ظالمانہ ٹیکسوں کی اجازت دے رہا ہے۔ جس پر حالیہ بجٹ مبنی ہے بجٹ میں سود کی شرح کا بار بار ذکر ہے، زرعی قرضوں پر جو شرح سود ہے وہ اسلامی آئین کے خلاف ہے اگر وہ ادا نہیں کر سکتے تو معافی کا کوئی بندوبست نہیں ہے جب کہ اسلام معافی کا درس دیتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے وان کان ذو عسرۃ فنظرۃ الی میسرۃ وان تصدقوا خیر لکم ان کنتم تعلمون (الآیہ) ترجمہ: اگر مقروض شخص تنگ دست ہو تو اسے کشائش کے حاصل ہونے تک مہلت دے دو۔ اور اگر قرض معاف کر دو تو وہ تمہارے لئے زیادہ اچھا ہے۔ بشرطیکہ تم سمجھو، لہذا یہ قرضے معاف کرالیں، پاکستانی عوام کو جو سرکاری قرضے سود کی بنیاد پر جاری کئے جانے کا اصول بجٹ میں برقرار رکھنا اسلامی آئین کی خلاف ورزی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے "یا ایھا الذین آمنوا لاتاکلوا الربوا اضعافاً مضاعفۃ واتقوا اللہ لعلکم تفلحون (الآیۃ) ترجمہ: اے ایمان والو دوگنا چوگنا سود نہ کھاؤ اور خدا سے ڈرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ اگر ہم اپنے آئین کو دھوکہ دے کر اپنے ملک میں جو کہ اسلام کے نام پر بنا ہوا ہے ایک اسلامی ملک میں حرام کی کمائی کو قانونی جواز دیتے ہیں تو یہ اسلام اور آئین سے غداری ہے۔ جس کی رو سے ہم غضب الٰہی کو دعوت دے رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے آج ہم اس دنیا میں بھی ذلت کے شکار ہیں۔ اور آخرت میں بھی خسارہ ہے۔ موجودہ بجٹ مکمل استحصالی ہے۔ لہذا بجٹ کو دوبارہ اسلامی اصولوں کے مطابق تشکیل دیں، ہر فرد کو وسائل معاش دیں۔ ضرورت زندگی کے سامان مہیا کر دیں۔ خزانہ کی طرف سے زندگی کو فروغ دینے کے لئے اقدامات کئے جائیں، جو اس وقت کی ضرورت ہیں۔

نوٹ: قومی اسمبلی کے بجٹ اجلاس میں رئیس التحریر نے بالا معروضات اپنے خطاب کے دوران بھی پیش کئے۔ (ادارہ)

اعلان

اہل علم و تحقیق سے گزارش ہے کہ وہ اپنی تحقیق کو المباحث الاسلامیہ میں اشاعت کیلئے ارسال فرمادیں۔ (ادارہ)